HABIB PUBLIC SCHOOL ALUMNI ASSOCIATION

By Dr. Syed Irfan Ahmed (Batch 1985)

معیارِ فنی تعلیم

ہمارے ملک میں اچھی فنی تعلیم عمومی طور پر میسر نہیں، امید ہے کہ وقت کے ساتھ اس میں بہتری رونما ہو گی۔ چیزوں کو رٹ لینے کا نام تعلیم نہیں ہے۔ میں نے باہر جا کر اس کمی کو از خود محسوس کیا ہے۔ انجنیئرنگ کرنے کا نام ہے خالی کتابیں پڑھنے کا نہیں۔ میں انتہائی افسوس کے ساتھ لکھتا ہوں کہ چار سال پڑھا کر مجھے بے حد مایوسی کا سامنا کرنا پڑا۔ یہاں ہر قسم کی بد عنوانی عام ہے۔ اس سے بھی خطرناک بات یہ ہے کہ لوگ اب بد عنوانی کرنے کو اپنا حق سمجھتے ہیں۔

شاید ۲۵ فی صد طلباء محنتی ہوتے ہیں۔ میں ان بچوں کی دل سے قدر کرتا ہوں جو اس چھوٹی عمر سے بد عنوانی کو غلط سمجھتے تھے اور جو محنت سے کام کرتے تھے۔ مختصراً یہ کہ میں کافی وقت پہلے ہی ضائع کر چکا ہوں۔ کچھ دماغی کیفیت، کچھ حالات، اور کچھ ثقافتی ورثہ کی وجہ سے۔ میں اپنی بقیہ زندگی کا ۷۵ فی صد حصہ ضائع نہیں کر سکتا تھا اس لئے بھاگ کھڑا ہوا۔ معیار بڑھانے کا ذکر کیا تو ہر کوئی آپ کے پیچھے پڑ جائے گا۔

مغرب میں بنیادی تبدیلیاں رونما ہو چکی ہیں۔ کمپیوٹر کا انقلاب آنے کی وجہ سے اب جس کام کو خود کار بنایا جا سکتا ہے بنایا جا رہا ہے یا بنایا جا چکا ہے۔ اس سے کم پڑھے لکھے کمپیوٹر سے ناآشنا لوگوں کی نوکریاں ختم ہو رہی ہیں یا چین اور بھارت کی جانب رواں ہیں۔ کارخانے وہاں لگیں گے جہاں پڑھا لکھا مزدور سستا ہو گا اور امن و امان ہو گا۔ اب پڑھا لکھا وہ نہیں ہے جو نام لکھ کر

صحیح جگہ تلاش کر کے انگوٹھا لگا سکتا ہے۔ آگے آنے والا دور انتہائی مشکل ہے؛ اور ہم لوگ اس کے لئے تیار نہیں ہیں اس لئے کہ ہمارے ہاں تعلیم کی کوئی قدر نہیں ہے؛ ہم آج بھی ایک رجعت پسند، بد عنوان ذرعی معیشت کے طور پر پہچانے جاتے ہیں۔ چیز باہر سے قرض لے کر منگوانے میں کمیشن بنتا ہے، انجنیئر کی کوئی خاص وقعت نہیں۔ ظاہر ہے کہ فنی تعلیم پر نہ توزور ہے نہ ہی اس کی ضرورت ہے۔

میں آپ کو کوئی مشورہ دینے سے گریز کروں گا۔ ہر شخص کو اپنی زندگی خود گزارنے کا حق ہے۔ آج جالۂ جہاں، اور سماجی ویب گاہوں کے دور میں تو تعلیم عام کرنے میں کوئی دقت نہیں ہونی چاہیے مگر کیا آپ کو کوئی تبدیلی نظر آ رہی ہے؟ میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ پیٹ بھرے کو فنی تعلیم نہیں دی جا سکتی ہے اس لئے کہ یہ بہت مشکل کام ہے؛ صرف ڈگری دی جا سکتی ہے اور وہ کام یہاں خوبی سے ہو رہا ہے۔ اعلیٰ فنی تعلیم ایک بے روزگار اور مفلس کو دینا بھی اتنا ہی مشکل ہے۔ یہاں یہ کام بھی کافی تن دہی سے انجام دیا جا رہا ہے۔ یہاں تعلیم ہی صنعت ہے، جو باعثِ اطمینان نہیں۔

تراجم کے ساتھ کمپیوٹر پروگرامنگ یا برنامہ نویسی کی کتب اردو میں لکھنے کا کام جاری ہے، اور امید کرتا ہوں کہ میں اپنے حصے کا کام کر کے مروں گا۔ میرے اور آپ کے اوپر اس ملک کا بہت بڑا قرضہ ہے۔ اب اتنا بوجھ لے کر کوئی کیا جائے۔